بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

واقفین نو کلاس 2010

منعقدہ 21 جون 2010 بمقام بیت السبوح فرینکفرٹ جرمنی

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہونے والی اس وقف نو کلاس میں جرمنی بھر سے اٹھارہ سال سے بڑے تجدید وقف کرنے والے 280 واقفین نو کو شامل ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس کلاس کا موضوع ’’وقف زندگی‘‘ رکھا گیا تھا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو عزیزم حافظ فلاح احمد رانا صاحب نے پیش کی۔ بعد ازاں عزیزم محمد حبیب رانا صاحب نے اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد عزیزم نعمان احمد خالد نے آنحضرت ﷺ کی درج ذیل حدیث پیش کی۔

حضرت سہلؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی ایسا کام بتایئے کہ جب میں اُسے کروں تو اللہ تعالیٰ مجھ سے محبت کرنے لگے اور باقی لوگ بھی مجھے چاہنے لگیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دنیا سے بے رغبت اور بے نیاز ہو جاؤ، اللہ تجھ سے محبت کرنے لگے گا۔ جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس کی خواہش چھوڑ دو، لوگ تجھ سے محبت کرنے لگ جائیں گے۔

بعد ازاں عزیزم مزمل احمد بشیر نے ملفوظات جلد اوّل سے حضرت مسیح موعودؑ کا درج ذیل اقتباس پیش کیا:

’’میں خود جو اس راہ کا پورا تجربہ کار ہوں اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور فیض سے میں نے اس راحت اور لذّت سے حظّ اٹھایا ہے یہی آرزو رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کے لئے اگر مر کے پھر زندہ ہوں اور پھر مروں اور زندہ ہوں تو ہر بار میرا شوق ایک لذّت کے ساتھ بڑھتا ہی جاوے۔

پس میں چونکہ خود تجربہ کار ہوں اور تجربہ کر چکا ہوں اور اس وقف کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ جوش عطا فرمایا ہے کہ اگر مجھے یہ بھی کہہ دیا جاوے کہ اس وقف میں کوئی ثواب اور فائدہ نہیں بلکہ تکلیف اور دکھ ہوگا تب بھی میں اسلام کی خدمت سے رک نہیں سکتا، اس لئے میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچا دوں۔ آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے کہ وہ اسے سنے یا نہ سنے۔ اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیات طیبہ یا ابدی زندگی کا طلب گار ہے تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے اور ہر ایک اس کوشش اور فکر میں لگ جاوے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی، میری موت، میری قربانیاں، میری نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ جب تک انسان خدا میں کھویا نہیں جاتا، خدا میں ہو کر نہیں مرتا، وہ نئی زندگی پا نہیں سکتا۔ پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تم دیکھتے ہو کہ خدا کے لئے زندگی کا وقف میں اپنی زندگی کی اصل غرض سمجھتا ہوں۔ پھر تم اپنے اندر دیکھو کہ تم میں سے کتنے ہیں جو میرے اس فعل کو اپنے لئے پسند کرتے ہیں اور خدا کے لئے زندگی وقف کرنے کو عزیز رکھتے ہیں۔‘‘ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 370)

بعد ازاں حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام ’’موت اس کی رہ میں گر تمہیں منظور ہی نہیں۔ کہہ دو کہ عشق کا ہمیں مقدور ہی نہیں‘‘ عزیزم ملک عبدالرافع نے ترنم کے ساتھ پیش کیا۔

اس کے بعد ’’وقف زندگی‘‘ کے عنوان پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کے ارشادات پیش کئے گئے۔ عزیزم سفیر احمد نجم نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درج ذیل ارشادات پڑھ کر سنائے۔ اپنی زندگیاں اللہ کی راہ میں وقف کرنے سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا:

خدا تعالیٰ کے بندے کون ہیں۔ یہ وہی ہیں جو اپنی زندگی کو جو اللہ تعالیٰ نے انہیں دی ہے اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دیتے ہیں اور اپنی جان کو خدا کی راہ میں قربان کرنا اپنے مال کو اس کی راہ میں صرف کرنا اس کا فضل اور اپنی سعادت سمجھتے ہیں مگر جو لوگ دنیا کی املاک اور جائیداد کو اپنا مقصود بالذات

بنالیتے ہیں وہ ایک خوابیدہ نظر سے دین کو دیکھتے ہیں مگر حقیقی مومن اور صادق مسلمان کا یہ کام نہیں ہے۔ سچا اسلام یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کو مادام الحیات وقف کردے تاکہ وہ حیات طیبہ کا وارث ہو۔
حضرت رسول کریم ﷺ کے اصحاب کا نمونہ دیکھنا چاہیے وہ ایسے نہ تھے کہ کچھ دین کے ہوں اور کچھ دنیا کے بلکہ وہ خالص دین کے بن گئے تھے اور اپنی جان و مال سب اسلام پر قربان کرچکے تھے ایسے ہی آدمی ہونے چاہئیں جو سلسلہ کے واسطے مبلغین اور واعظین مقرر کئے جائیں وہ قانع ہونے چاہیں اور دولت و مال کا ان کو فکر نہ ہو حضرت رسول کریم ﷺ جب کسی کو تبلیغ کے واسطے بھیجتے تھے تو وہ حکم پاتے ہی چل پڑتا تھا۔ نہ سفر خرچ مانگتا تھا اور نہ گھر والوں کی افلاس کا عذر پیش کرتا تھا۔ یہ کام اس سے ہو سکتا ہے جو اپنی زندگی کو اس کے لئے وقف کردے متقی کو خدا تعالیٰ آپ مدد دیتا ہے وہ خدا کے واسطے تلخ زندگی کو اپنے لئے گوارا کرتا ہے۔۔۔۔۔۔۔ خدا اس کو پیار کرتا ہے جو خالص دین کے واسطے ہو جائے۔ ہم چاہتے ہیں کہ کچھ آدمی ایسے منتخب کئے جائیں جو تبلیغ کے کام کے واسطے اپنے آپ کو وقف کردیں اور دوسری کسی بات سے غرض نہ رکھیں۔ ہر قسم کے مصائب اٹھائیں اور ہر جگہ پر پھرتے رہیں اور خدا کی بات پہنچائیں۔ صبر اور تحمل سے کام لینے والے آدمی ہوں ان کی طبیعتوں میں جوش نہ ہو ہر ایک سخت کلامی اور گالی کو سن کر نرمی کے ساتھ جواب دینے کی طاقت رکھتے ہوں (بدر 3 اکتوبر 1907)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زندگی وقف کرنے کے تعلق میں فرمایا:
اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ، اس کی فرمانبرداری اور تعمیل حکم کے لئے جو اسلام کا سچا مفہوم اور منشاء ہے کوشش کرو۔۔۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے کل قویٰ اور خواہشوں کو قربان کرڈالو اور رضائے الٰہی میں لگا دو۔۔۔۔۔ اس وقت خدا تعالیٰ پھر ایک قوم کو معزز بنانا چاہتا ہے اور اس پر فضل کرنا چاہتا ہے لیکن اس کے لئے بھی وہی شرط اور امتحان ہے جو ابراہیم علیہ السلام کے لئے تھا۔ وہ کیا؟ سچی اطاعت اور پوری فرمانبرداری۔ اس کو اپنا شعار بناؤ اور خدا تعالیٰ کی رضا ہو اپنی رضا پر مقدم کرلو۔ دین کو دنیا پر اپنے عمل اور چلن سے مقدم کرکے دکھاؤ۔ پھر خدا تعالیٰ کی نصرتیں تمہارے ساتھ ہونگی۔۔۔۔۔ ہم سب ایک عظیم الشان وعدہ کرچکے ہیں کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے اور جہاں تک طاقت اور سمجھ ہے گناہوں سے بچتے رہیں گے۔ اس وعدہ کو ایفاء کرنے کی پوری کوشش کرو اور پھر خدا تعالیٰ ہی سے توفیق اور مدد چاہو۔ کیونکہ وہ مانگنے والوں کو ضائع نہیں کرتا بلکہ ان کی دعائیں سنتا اور قبول کرتا ہے۔
(خطبات نور۔ صفحہ 189)

بعد ازاں عزیزم انس احمد جاوید نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وقف زندگی کے عنوان پر درج ذیل اقتباسات پیش کئے:
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:
جہاں میں یہ کہتا ہوں کہ زندگیاں وقف کرو۔ وہاں یہ بھی کہتا ہوں کہ خوب سوچ سمجھ کر اس راہ میں قدم رکھو۔ کیونکہ یہ اقرار کرنا پڑے گا کہ ہم اپنی زندگیوں سے دستبردار ہو گئے۔ بعض عزیزوں رشتہ داروں کی طرف سے مشکلات پیدا کی جائیں گی یا اپنا نفس ہی پیچھے ہٹنے کے لئے کہے گا۔ پس خوب سمجھ کر دعاؤں کے بعد اس راہ میں قدم رکھو۔ پھر یہ بھی اقرار کرنا پڑے گا کہ جہاں اور جس جگہ چاہو بھیج دو ہمیں انکار نہیں ہوگا۔ اگر ایک منٹ کے نوٹس پر بھی ان کو بھیجا جائے گا تو ان کو جانا پڑے گا۔ اگرچہ یہ بہت بڑا کام اور بہت بڑا ارادہ ہے۔ مگر اس کے انعامات بھی بہت بڑے ہیں اگر کسی کو ایک ہزار روپیہ بھی آمدنی ہوگی تو اس کو چھوڑنا پڑے گا۔ اور ایسی جگہ جانا ہوگا جہاں صرف دس روپے ملنے کی امید ہوگی۔ اور آباد علاقوں کو چھوڑ کر جنگلوں کے سفر پر جانا پڑے گا شہروں کو چھوڑ کر گاؤں میں رہنا پڑے گا۔ خطرناک موسم ان کو اس ارادہ سے روک نہ سکیں جنگیں ان کے لئے رکاوٹ کا موجب نہ ہوں۔ دشوار گزار راستہ ان کو بددل نہ کرے۔ بیوی بچوں کے تعلقات ان کے عزم کو ڈھیلا نہ کرسکیں۔ وہ چاہیں تو بیوی بچوں کو لے جائیں یا کہیں رکھیں مگر یہ نہیں ہوگا کہ کہیں کہ ہم ان سے علیحدہ نہیں ہو سکتے۔ پس جو ان تکالیف کو برداشت کریں گے خدا ان کی مدد کرے گا اور ان کو بڑے بڑے انعامات کا وارث بنائے گا۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 27 ستمبر 1917ء)

زندگی کی علامت یہ ہے کہ تم میں سے ہر شخص اپنی جان لے کر آگے آئے اور کہے کہ اے امیر المومنین ! یہ خدا اور اس کے رسول اور اس کے دین اور اس کے اسلام کے لئے حاضر ہے۔ جس دن سے تم یہ سمجھ لوگے کہ تمہاری زندگیاں تمہاری نہیں بلکہ اسلام کے لئے ہیں جس دن سے تم نے محض دل میں ہی نہ سمجھ لیا بلکہ عملاً اس کے مطابق کام بھی شروع کردیا اس دن تم کہہ سکوگے کہ تم زندہ جماعت ہو۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 11 جنوری 1935ء)

ہر واقف مجاہد ہے اور مجاہد پر اللہ تعالیٰ نے بہت ذمہ داریاں ڈالی ہیں۔ ان کو پورا کرنے والا ہی مجاہد کہلانے کا مستحق ہو سکتا ہے۔۔۔۔ ہمارا مقابلہ تو ان قوموں سے ہے، جن کے نوجوانوں نے چالیس چالیس سال تک شادی نہیں کی اور اپنی زندگیاں لیبارٹریوں میں گزار دیں اور کام کرتے کرتے، میز پر ہی مر گئے اور جاتے ہوئے بعض نہایت مفید ایجادیں اپنی قوم کو دے گئے۔۔۔۔ ہمیں تو ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے، کہ جہاں ان کو کھڑا کیا جائے وہ وہاں سے ایک قدم بھی نہ ہلیں، سوائے اس کے کہ ان کی لاش ایک فٹ ہماری طرف گرے تو گرے، لیکن زندہ انسان کا قدم ایک فٹ آگے پڑے، پیچھے نہ آئے۔ ہمیں تو ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے، اور یہی لوگ ہیں جو قوموں کی بنیادوں کا کام کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ رسول کریم ﷺ کے صحابہ کے متعلق فرماتا ہے کہ ان میں سے ہر آدمی کفن بردوش ہے۔ مِنۡهُمۡ مَّنۡ قَضٰى نَحۡبَهٗ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّنۡتَظِرُ کہ ان میں سے کچھ لوگوں نے اسلام کی راہ میں اپنی جانیں دے دی ہیں اور کچھ انتظار کر رہے ہیں۔ یہ وقف ہے جو دنیا میں تغیر پیدا کیا کرتا ہے۔

اس کے بعد عزیزم محمد عمران کاہلوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے وقف زندگی کے بارہ میں ارشادات پیش کئے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وہ لوگ، وہ نوجوان یا بڑی عمر کے مرد یا عورتیں جو خدا تعالیٰ کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کرتے ہیں وہ اس معنی میں اپنی زندگیاں وقف کر رہے ہوتے ہیں کہ وہ جانتے ہیں اِنَّ الۡعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيۡعًا دنیا میں اگر کوئی شخص حقیقی عزت پا سکتا ہے تو محض اپنے رب سے ہی پا سکتا ہے۔ اس لئے اگر ساری دنیا ان کی بے عزتی کے لئے کھڑی ہو جائے اور انہیں برا بھلا کہے تو وہ سمجھتے ہیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا اور وہ عزت کی جگہوں کو خود تلاش نہیں کرتے، نہ عزت واحترام کے فقروں کو سننے کی خواہش ان کے دل میں پیدا ہوتی ہے بلکہ ان کی ہمیشہ یہ کوشش رہتی ہے کہ وہ اپنے رب کی نگاہ میں عزت حاصل کرلیں۔ اگر ان کا دل اللہ تعالیٰ کے بتانے پر یا اس کے سلوک کی وجہ سے یہ سمجھ لے کہ ہم خدا تعالیٰ کی نگاہ میں معزز ہیں تو وہ ان ساری عزتوں کو جو دنیوی ہیں ٹھکرا دیتے ہیں اور ان سے خوشی محسوس نہیں کرتے کیونکہ حقیقی خوشی انہیں حاصل ہو جاتی ہے۔

اسی طرح خدا تعالیٰ کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرنے والے یہ جانتے ہیں کہ حقیقی رزّاق اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔ اس لئے دنیا کے اموال کی طرف ان کی توجہ نہیں ہوتی، نہ وہ اس بات کے پیچھے پڑتے ہیں کہ انہیں دنیا کے رزق دیئے جائیں، نہ وہ اس بات کی خواہش رکھتے ہیں کہ ان کے گزاروں میں ایزادی کی جائے کیونکہ وہ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ حقیقی رزّاق اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔ پھر ایک واقف زندگی یہ یقین رکھتا ہے کہ حقیقی شافی اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جس وقت وہ یا اس کا کوئی عزیز جس کے اخراجات کا بار اس پر ہے بیمار ہو جاتا ہے تو اسے اس بات کی فکر نہیں ہوتی کہ نظام سلسلہ یا اس کے اپنے وسائل مہنگی دوا کے متحمل نہیں ہو سکتے بلکہ وہ جانتا ہے کہ شفا دینا خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ جب وہ شفا دینے پر آتا ہے وہ مٹی کی چٹکی میں شفا رکھ دیتا ہے۔

غرض ایک واقف زندگی خدا تعالیٰ کی صفات پر یقین رکھتے ہوئے حقیقی توکل اپنے ربّ پر کرنے والا ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کے سوا کسی حالت میں اور کسی ضرورت کے وقت وہ کسی اور کی طرف نہیں جھکتا۔ (الفضل 25 اپریل 1967)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس عظیم الشان تحریک وقف نو کی بنیاد 3 اپریل 1987 کو رکھی۔ بعد میں آپ رحمہ اللہ نے اپنے کئی پُر معارف خطبات میں والدین کی تربیت اور واقفین نو بچوں کی تیاری کے سلسلہ میں ہدایات دیں۔ آپ نے والدین سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:

وقف زندگی کا وفا سے بہت گہرا تعلق ہے۔ وقف کا معاملہ بہت اہم معاملہ ہے۔ واقفین بچوں کو یہ سمجھائیں کہ خدا کے ساتھ ایک عہد ہے جو ہم نے تو بڑے خلوص کے ساتھ کیا ہے۔ لیکن اگر تم اس بات کے متحمل نہیں ہو تو تمہیں اجازت ہے کہ تم واپس چلے جاؤ۔ ایک گیٹ اور بھی آئے گا جب یہ بچے بلوغت کے قریب پہنچ رہے ہوں گے۔ اس وقت دوبارہ جماعت ان سے پوچھے گی کہ وقف میں رہنا چاہتے ہو یا نہیں چاہتے۔ تو وہ بھی ایک گیٹ جماعت میں آنے والا ہے جب ان بچوں سے جو آج وقف ہوئے ہیں ان سے پوچھا جائے گا کہ اب یہ آخری دروازہ ہے، پھر تم واپس نہیں جا سکتے۔ اگر زندگی کا سودا کرنے کی ہمت ہے، اگر اس بات کی توفیق ہے کہ اپنا سب کچھ خدا کے حضور پیش کر دو اور پھر کبھی واپس نہ لو، پھر تم آگے آؤ ورنہ تم اُلٹے قدموں واپس مڑ جاؤ۔ تو اس دروازے میں داخلے کے لئے آج سے ان کو تیار کریں۔ وقف وہی ہے جس پر آدمی وفا کے ساتھ تادمِ آخر قائم رہتا ہے۔ ہر قسم کے زخموں کے باوجود انسان گھسٹتا ہوا بھی اسی راہ پر بڑھتا ہے۔ واپس نہیں مڑا کرتا۔ ایسے وقف کے لئے اپنی آئندہ نسلوں کو تیار کریں۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو۔ اللہ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم واقفین کی ایک ایسی فوج خدا کی راہ میں پیش کریں جو ہر قسم کے ان ہتھیاروں سے مزین ہو جو خدا کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے ضروری ہوا کرتے ہیں اور پھر اُن پر ان کو کامل دسترس ہو۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 10 فروری 1989ء)

بعد ازاں عزیزم حسنات احمد نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے وقف زندگی کے بارہ میں ارشادات پیش کئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آپ لوگوں نے وقف کیا ہوا ہے۔ وقف کا مطلب ہے کہ اب میں آگیا ہوں، اب جہاں چاہیں لگا دیں۔ کیا تو میں نے ماسٹرز ہے، چاہے تو مجھے چپڑاسی لگا دیں یا کچھ اور لگا دیں یا جس کام میں بھی جماعت لے لے۔ یہ روح پیدا کرنی پڑے گی۔ یہ نہیں ہو گا کہ پی ایچ ڈی کر لی ہے، اجازت دیں کہ ہم دنیاداری کی نوکری کرتے رہیں۔ واقفین، جماعت کو اب ہر فیلڈ میں چاہیئں۔ آئندہ جو وقت آرہا ہے ہو سکتا ہے ریسرچ کا کوئی ادارہ جماعت کا اپنا ہو جائے۔ ٹیچنگ کے لئے بہت سارے چاہیئں۔ قانون میں چاہیئں۔ اکاؤنٹس میں چاہیئں۔ بزنس کے ماہرین چاہیئں اور اسی طرح مربیان چاہیئں۔ اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد اپنے آپ کو پیش کرنا ہوگا۔

واقف زندگی وہ ہے جو کسی قسم کا بھی مطالبہ نہیں کرتا جس کی کوئی ڈیمانڈ نہیں ہوتی۔ جو الاؤنس کھانے کے لئے ملے گا اس میں گزارا کرنا ہوگا۔ جس جگہ آپ کو رہنے کے لئے کہا جائے گا جنگل میں اسی جگہ رہنا ہوگا۔۔۔ اس سوچ کے ساتھ اپنے آپ کو تیار کریں کہ ان علاقوں میں آپ لوگوں نے کام کرنا ہے انجینئر کی حیثیت سے، ٹیچر کی حیثیت سے، مبلغ کی حیثیت سے یا کسی بھی اور فیلڈ میں اگر ضرورت پڑے گی بھیجا جا سکتا ہے۔۔۔ تو اس لحاظ سے آپ لوگوں کو جو میچور ہو چکے ہیں اور جو پندرہ سال سے اوپر ہیں وہ اس لحاظ سے ذہنی طور پر اپنے آپ کو تیار کریں کہ آپ نے اپنے آپ کو جماعت کے لئے پیش کر دینا ہے اپنی تعلیم مکمل کر دینے کے بعد۔ اور یہی وقف نو کا مقصد ہے اور اس کے لئے واقفین نو کو تھوڑا سا دوسروں سے مختلف بھی ہونا چاہیئے۔ وقفِ نو آپ اس وقت کہلائیں گے جب جماعت کی خدمت میں آجائیں گے۔ اگر ایک انجینئر بنتا ہے اور اس کو باہر مثلاً تیس ہزار یورو کا سٹارٹ ملتا ہے یا جو بھی سٹارٹ ہو۔ جماعت میں آکر اُس کو سال میں پانچ چھ ہزار یورو پر کام کرنا ہوگا تو کرنا پڑے گا تبھی وقف ہے۔ اس لئے ساری دنیاوی خواہشات جو ہیں وہ ختم کرنی ہوں گی۔۔۔ ان ملکوں میں رہتے ہوئے خاص طور پر جب یہ Teenage شروع ہوتی ہے، پندرہ سال سے اوپر، اپنے سکول میں دیکھ کر اپنے ماحول میں دیکھ کے بہت ساری خواہشات بڑھتی ہیں۔ ان خواہشات کو ختم کریں گے تو وقف نو کہلائیں گے۔۔۔ واقف زندگی کی اپنی جو خواہشیں ہیں وہ کم سے کم ہوں تبھی وقف پورا کر سکتا ہے۔ تو اس لحاظ سے آپ کا دوسروں سے فرق ہونا چاہیئے۔ Difference ہونا چاہیئے آپ میں اور دوسرے لڑکوں میں۔ نہیں تو وقف کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ (وقف نو کلاس جرمنی 2008)

ہمیشہ یہ دعا کریں کہ اے اللہ! ہمیشہ مجھے اپنے والدین کا بھی عہد پورا کرنے کی توفیق دے اور مجھے اپنے عہد پورا کرنے کی بھی توفیق دے اور ہر موقع، ہر تکلیف میں، ہر امتحان میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی طرح جواب دینے والے ہوں کہ ستجدنی انشاء اللہ من الصابرین کہ تو مجھے انشاء اللہ صبر کرنے والوں اور ایمان پر قائم رہنے والوں میں پائے گا۔ اگر آپ اس طرح اپنا عہد نبھاتے رہے تو تبھی آپ وقف کے میدان میں کامیاب اور اللہ کا پیار حاصل کرنے والے ہوں گے اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرتے ہوئے اپنی زندگی گزارنے والے ہوں گے۔ اور ہر موقع پر اللہ تعالیٰ آپ کو اپنا ہاتھ رکھ کر ہر مشکل سے نکالے گا۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر آپ پر ہو گی۔ لیکن ہر قربانی کے لئے تیار رہنا اور ہر قربانی کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کو اس روح کو قائم رکھتے ہوئے اپنے ماں باپ کا اور اپنا عہد پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (یکم اکتوبر 2005)

عزیزم حسنات احمد نے اپنی گذارشات کے آخر پر جرمنی کے تمام واقفین نو نوجوانوں کی نمائندگی میں کہا:

پیارے بھائیو! حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک مرتبہ فرمایا تھا کہ جماعت احمدیہ کے قیام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے ذریعہ اسلام کے لئے ترقی کے سامان پیدا ہو گئے ہیں۔ اس لئے ہر احمدی کو وقف کا وہی نمونہ دکھانا چاہیئے جو آج سے چودہ سو سال پہلے صحابہؓ نے دکھایا تھا۔ اِس وقت بھی اسلام کے مخالفوں اور دشمنوں کی چھری ہماری گردنوں کی تلاش میں ہے اس لئے میں پوچھتا ہوں کہ کہاں ہیں وہ واقف گردنیں جو برضا و رغبت اپنے آپ کو اس چھری کے نیچے رکھ دیں اور خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو حاصل کریں؟۔۔۔ کہاں ہیں حضرت حاجرہ علیہا السلام کی بہنیں جو اپنے بچوں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کریں اور کہاں ہیں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے وہ بھائی جو دنیا کو چھوڑ کر اور دنیا کی لذت، آرام اور عیش کو چھوڑ کر خدا تعالیٰ کی طرف آئیں اور اس کی خاطر بیابانوں میں اپنی زندگیاں گزارنے کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ (روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ 4 مئی 1966)

یاامیر المومنین ! ہم تمام واقفین نو تجدید وقف کرتے ہوئے یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم حضرت اسمٰعیل کی طرح سَتَجِدُنِی اِنشَأاللہ کا نعرہ لگاتے ہوئے دنیا کی لذت، آرام اور عیش کو چھوڑ کر خدا تعالیٰ کی خاطر بیابانوں میں اپنی زندگیاں گزارنے کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں۔ ہماری خوش قسمتی ہوگی اگر سیدنا و امامنا ہمیں کسی قابل سمجھتے ہوئے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کسی بھی قسم کی خدمت کا موقع عنایت فرمائیں۔ سیدی ! دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں اس روح کو قائم رکھتے ہوئے اپنے ماں باپ کا اور اپنا عہد پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بعد ازاں عزیزم حماد احمد اور عزیزم حنان احمد نے مل کر پیمان وفا کے عنوان سے محترم ارشاد احمد شکیب صاحب کا درج ذیل ترانہ پیش کیا

ضائع ہم آپ کا پیغام نہ ہونے دیں گے — سرنگوں پرچمِ ایمان نہ ہونے دیں گے
اپنے اعمال کی تقویٰ پہ بِنا رکھیں گے — دعوتِ فسق کبھی عام نہ ہونے دیں گے
بڑھتے جائیں گے سوئے منزل مقصود مگر — راہ میں سست کبھی گام نہ ہونے دیں گے
خدمت دیں کے عِوَض نفس کو اپنے ہرگز — ہم کبھی طالبِ انعام نہ ہونے دیں گے
لاکھ طوفان اٹھیں ظلم کے لیکن دل کو — ناشکیب آپکے خدام نہ ہونے دیں گے
آپ سے عہد جو باندھا ہے وہ انشأاللہ — ہم کبھی رسوا سرِعام نہ ہونے دیں گے

واقف نو نوجوانوں کی طرف سے یہ پروگرام پیش ہونے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
اچھا پروگرام بنالیا ہے آپ لوگوں نے۔ نثر میں بھی، تحریر میں بھی اور نظم میں بھی۔ یہ عہد جو کرلیا ہے اب اس کو یہاں صرف مسجد میں یا کسی پروگرام میں آتے ہوئے ذہن میں نہیں رکھنا بلکہ اس کا فائدہ تب ہی ہوگا جب ہر واقف نو ہر وقت ہر روز صبح اٹھ کے اپنے اس عہد کو یاد رکھے کہ میں واقف نو ہوں۔ کیونکہ اب پندرہ سال کے بعد آپ لوگوں نے خود اپنے آپ کو پیش کردیا ہے اور وقف فارم پُر کردیئے ہیں اس لئے اب اس عہد کی جگالی کرنے کی ضرورت ہے۔ روزانہ، ہر روز جگالی کریں گے تب ہی آپ کو یاد رہے گا کہ وقف نو ہیں اور یہ وقتی جذبہ نہیں ہے بلکہ آپ نے مستقل مزاجی سے اپنے آپ کو دین کی خدمت کرنے کے لئے تیار کرنا ہے اور اس کے لئے سب سے بڑی اہم ضرورت، اہم چیز دعا ہے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق ہے۔ اس لئے آپ کی ہر صبح باقاعدہ فجر کی نماز کے ساتھ، وقت پر نماز کے ساتھ ہونی چاہیئے۔ پھر تلاوت قرآن کریم ہونی چاہیئے، پھر اس عہد کو ذہن میں دوہرانا چاہیئے۔ پھر اس کے بعد آپ کی پڑھائی شروع ہو یا جس جس فیلڈ میں کام کرتے ہیں وہ شروع ہو۔ اگر یہ نہیں تو پھر آپ کا یہ عہد صرف زبانی دعویٰ ہوگا جو مسجد میں آکے آپ اجلاس میں بیٹھ کر تو کردیں گے لیکن حقیقت میں اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے اس لئے ہمیشہ اس چیز کو یاد رکھیں۔
حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اب کسی نے کوئی سوال کرنا ہے، کوئی بات پوچھنی ہے تو پوچھ لے۔
ایک طالبعلم نے سوال کیا میں نے گزشتہ سال Abitur کیا تھا۔ حضور انور نے مجھے ڈاکٹر بننے کی اجازت عطا فرمائی تھی لیکن اس سال داخلہ نہیں ملا اور مزید انتظار کرنا پڑے گا۔ ملک ہنگری میں اپلائی کیا تھا۔ وہاں داخلہ ملنے کی امید ہے کیا میں وہاں چلا جاؤں؟۔ اس پر حضور انور نے فرمایا ہاں چلے جائیں اگر داخلہ ملتا ہے تو۔ لڑکوں کو جانے میں کوئی حرج نہیں۔ لڑکیوں کو تو میں روکا کرتا ہوں لیکن لڑکوں کو کوئی حرج نہیں۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا وہاں جرمن میں پڑھاتے ہیں؟ طالب علم نے عرض کیا کہ وہاں جرمن میں پڑھاتے ہیں۔ ادھر جرمنی میں مجھے پانچ سال انتظار کرنا پڑ سکتا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اتنا لمبا انتظار کرنے کی ضرورت نہیں یا تو دوبارہ اگلے سال کی امید ہو تو ٹھیک ہے ورنہ باہر جا کر پڑھ سکتے ہیں تو ٹھیک ہے۔ نیز حضور انور نے اخراجات کے بارہ میں دریافت فرمایا کہ وہاں فیس وغیرہ زیادہ تو نہیں ہے؟ طالب علم نے عرض کی کہ والدین انتظام کریں گے۔ حضور انور نے فرمایا اگر فیس وغیرہ کا انتظام والدین کرسکتے ہیں یا تمہارے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہے تو ٹھیک ہے چلے جائیں۔
حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ چیک ریپبلک میں بھی لوگ میڈیسن کے لئے جاتے ہیں۔ یوکے سے بھی لوگ وہاں گئے ہیں۔ کیا وہاں انگلش میں پڑھا رہے ہیں؟ حضور انور کی خدمت میں عرض کیا گیا جی وہاں انگریزی زبان میں پڑھایا جارہا ہے۔
ایک طالب علم نے سوال کیا کہ میں یونیورسٹی میں اکانومی لاء پڑھ رہا ہوں۔ لاء میں میری پڑھائی اچھی نہیں ہے۔ اکانومی میں اچھی ہے۔ اگر مجھے اجازت ہو اور جماعت کو ضرورت ہو تو کیا میں انٹرنیشنل بزنس پڑھ سکتا ہوں۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر طالب علم نے بتایا کہ اکنامک بزنس پڑھنا چاہتا

ہوں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا ٹھیک ہے یہ کر لیں۔ لیکن ایسا نہ ہو کہ صرف بزنس وہ جائے اور باقی تعلیم ایک طرف ہو جائے۔ نیز فرمایا کہ یہ لکھ کر بھیجیں کہ میں یہ پڑھ رہا ہوں یا پڑھنا چاہتا ہوں اور جب مکمل کروں گا تو میں اطلاع کر دوں گا۔

ایک واقف نو طالب علم نے کہا میں کمپیوٹر و الیکٹرونکس پڑھنا چاہتا ہوں۔ مجھے بہت شوق ہے اس چیز کے پڑھنے کا میں حضور سے دعا چاہتا ہوں۔ حضور میرے لئے دعا کریں۔ حضور انور نے فرمایا دعا تو میری ہو گی لیکن آپ کو پڑھنے کا شوق ہے تو محنت بھی کرنی پڑے گی۔ طالب علم نے بتا کہ میں ابھی الیکٹرونکس کا کام بھی کر رہا ہوں جیسے موبائل ریپئیر اور اسی طرح کے دوسرے کام جیسے مائکروچپ وغیرہ کے بارہ میں سیکھ رہا ہوں۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر طالب علم نے بتایا کہ میں ڈپلومہ کرنا چاہتا ہوں۔ حضور انور نے فرمایا اچھا ٹھیک ہے تو کریں لیکن دعا اس وقت ہو گی جب ساتھ آپ خود بھی دعا کر رہے ہوں گے اور پڑھ بھی رہے ہونگے۔ یہ صرف کہہ دینا کہ ہم نے دعا کے لئے کہا تھا منظور نہیں ہوئی، اگر آپ لوگوں کی اپنی دعائیں ساتھ نہیں ہونگی تو کوئی فائدہ نہیں۔ لیکن اپنے آپ کو بھی دعاؤں کا پابند کریں۔

ایک طالب علم نے کہا کہ میڈیسن کے تیسرے سمسٹر میں پڑھ رہا ہوں اب اسپیشلائز کس میں کروں؟ حضور انور نے فرمایا طالبعلم کی اپنی دلچسپی بھی ہوتی ہے۔ آپ کی دلچسپی کس میں ہے سرجری میں دلچسپی ہے یا جنرل میڈیسن میں ہے؟ واقف نو طالب علم نے بتایا کہ کارڈیالوجی میں دلچسپی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا ٹھیک ہے اس میں اسپیشلائز کریں۔ لیکن پہلے کوالیفائی تو کریں پھر اگلوں کی مرضی ہو گی کہ اس لیول کے آپ ہیں بھی کہ نہیں کیونکہ ان کی بھی تو Preferences ہوتی ہیں۔ جو کالجز، یونیورسٹی ہاسپٹلز ہیں یہ آپ کو اس میں اسپیشلائز کروائیں گے بھی یا نہیں۔ ان کی ایک اپنی میرٹ لسٹ ہوتی ہے اس کے حساب سے وہ کر رہے ہوتے ہیں۔ اگر اس میں آپ آجاتے ہیں تو ضرور کریں۔

ایک طالب علم نے بتایا کہ اس وقت چھٹے سمسٹر میں میڈیسن پڑھ رہا ہوں اور نیوروسرجیکل ریسرچ میں پی ایچ ڈی بھی شروع کی ہے۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ میڈیسن میں کتنے سال باقی رہتے ہیں۔ پی ایچ ڈی کر لیں گے تو کیا آپ کو اس کا کریڈٹ مل جائے گا۔ اس کا عرصہ کم ہو جائے گا۔ اس پر طالب علم نے بتایا کہ یہاں طریق یہ کہ چھ سال کی پڑھائی کے دوران پی ایچ ڈی کر سکتے ہیں اور اس کا فائدہ یہ ہے کہ پی ایچ ڈی کی ڈگری مل جاتی ہے۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر کہ پی ایچ ڈی کرنے کا مطلب ہے کہ آپ کو ریسرچ کرنے کا شوق لگتا ہے۔ اس لئے اگر آپ پی ایچ ڈی کر لیتے ہیں تو پھر ریسرچ میں جائیں۔

ایک طالب علم نے دریافت کیا کہ ٹیچنگ کے ساتھ جرمن زبان مضمون کے طور پر رکھ سکتے ہیں؟ اس پر حضور انور نے فرمایا جرمن ساتھ رکھ سکتے ہیں تو رکھیں۔ ایک اور طالب علم نے سوال کیا کہ اس سال آبی ٹور کیا ہے۔ کیا میں یونیورسٹی میں فزکس پڑھ سکتا ہوں؟ حضور انور نے فرمایا اگر فزکس میں دلچسپی ہے پھر آگے ماسٹرز کرنا ہے فزکس میں پی ایچ ڈی کرنی ہے اور ریسرچ کا ارادہ لگتا ہے تو ٹھیک ہے ضرور جاؤ لیکن اطلاع ساتھ ساتھ کرنی ہے کہ میں کیا کر رہا ہوں۔

ایک واقف نو طالب علم نے بتایا کہ فوج میں رہ کر میڈیسن کرنے کا پروگرام ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا پھر فوج کی یہ شرائط بھی ہونگی کہ پانچ سال دس سال سروس کرو۔ حضور انور نے فرمایا جو موجودہ کریڈٹس آپ کے پاس ہیں اس میں میڈیکل میں داخلہ نہیں مل سکتا اور فوج میں جانے کے بعد آپ کو بہتر مل جائے گا تو ٹھیک ہے لیکن ساتھ ساتھ آپ اطلاع کرتے رہیں کہ کیا صورتحال ہے۔ سات سال کی سروس کے بعد یہ نہ ہو کہ اب مجھے بڑے میڈل ملتے جارہے ہیں میرا ہائی رینک بن رہا ہے تو اب مجھے چھٹی دے دی جائے کہ اب میں فوج میں رہوں۔ یہ تو ارادہ نہیں؟ حضور انور نے فرمایا سات سال تک اجازت ہے اس سے زیادہ نہیں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ پائلٹ کی تو فی الحال ضرورت نہیں ہے اگر تیسری جنگ عظیم ہو جائے تو شاید ضرورت پڑے ہی نہ، پھر سائکلسٹ اور گھوڑ سواروں کی ضرورت پڑے گی۔ اسی طرح ایک طالب علم جس نے آئی ٹی میڈیا میں کورس کرنا تھا اسے حضور انور نے فرمایا کہ صرف پروگرامنگ کا کورس ہے یا پروڈکشن بھی ہے اور پروگرامنگ بھی؟ فرمایا پڑھ کر پھر واپس آجاؤ گے؟ وقف جاری رکھنا ہے۔ ایم ٹی اے میں کام آسکتے ہیں۔

ایک طالب علم کے سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا ترکی زبان پڑھنی ہے تو کیا ساتھ Hebrew نہیں پڑھ سکتے؟ بطور زائد زبان لینی پڑتی ہے تو ساتھ یہ زبان بھی کر لو۔ عربی پڑھنی ہے تو ساتھ ہی Hebrew بھی پڑھو۔

پروگرام کے اختتام پر حضور انور نے وکالت وقف نو کے مقرر کردہ نصاب کے امتحان میں اسی فیصد سے زائد نمبر حاصل کرنے والے خوش نصیب واقفین نو میں انعامات تقسیم فرمائے۔

(رپورٹ روزنامہ الفضل مورخہ 12 جولائی 2010)